

جناب سیدہ کی یہ خواہش تھی کہ حضور علیہ السلام
انتقال کر جائیں تو میں آپ کی بیوی عائشہؓ
سے شادی کروں گا۔



محقق اسلام قاطع رفض و بدعت مناظر اسلام علامہ الحاج
محمد علیؒ بانی جامعہ رسولیہ شیرازیہ
نقشبندی علیہ الرحمہ
بلال گنج لاہور

طعن نمبر (۶)

جناب سیدہ کی یہ خواہش تھی کہ حضور علیہ السلام

انتقال کر جائیں تو میں آپ کی بیوی عائشہؓ

سے شادی کروں گا۔

جاگیر فدک، درمثور کی عبارت ہے۔

وما كان لكرمان تؤذوا رسول الله قسده
نزلت في طلحة بن عبید الله لانه قال
اذا قوفی رسول الله صلى الله عليه وسلم
تزوجت عائشة رضی الله عنهما۔

رجا گیر فدک ص ۴۷۵

۳۷۶ تصنیف غلام حسین نجفی

(مطبوعہ لاہور)

حرام قرار دے دیا گیا۔ اب ایک حکم کے اترنے سے قبل اگر اس کے خلاف ہوتا رہا۔ تو وہ اللہ کے حکم کی نافرمانی کے زمرے میں ہرگز نہیں آتا۔ جیسا کہ شراب اور سودی کاروبار بلکہ بعض محرمات کے ساتھ نکاح وغیرہ۔ اب حضرت طلحہ کی تمنا اور خواہش کی طرف آئیے۔ اس تمنا پر اعتراض یہی تھا کہ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا ہوتی ہے۔ اور ایذا اس لیے کہ اس تمنا میں اللہ کے حکم سے سرتابی تھی۔ یہ اعتراض تب درست ہو سکتا ہے۔ جب یہ تمنا آیت وما کان لکمران توذ وارسل اللہ ولا ان تنکحوا زواجہ من بعدہ ابدًا۔ کے نازل ہونے کے بعد کی ہو۔ اور اگر اس حکم کے نزول سے قبل یہ تمنا تھی۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے سرتابی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ان دونوں احتمالات میں سے مؤخر الذکر یعنی نزول آیت سے قبل یہ تمنا کی ہو۔ احتمال کی مفسرین کرام نے تو حقیق و تصدیق کی ہے۔ اسی لیے حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ نے اپنی اس تمنا کی وجہ سے اگرچہ اس پر گرفت نہ تھی۔ پھر بھی مذمت کا اظہار فرمایا۔ جیسا کہ درج ذیل حوالہ میں اس کا واضح ثبوت ہے۔

تفسیر قرطبی:

هو توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لزوجت عائشہ وہی بخت حمی قال مقاتل
هو طلحة بن عبید اللہ قال ابن عباس و
ندم هذا الرجل علی ما حدی بہ فی نفسه
فشی الی مکة علی رجلیہ رجمل علی عشرة

افراس فی سبیل اللہ و احقق رقیقا فکفر اللہ
عنه۔

(تفسیر قرطبی جلد ۱۲ ص ۲۲۸ سورہ احزاب
مطبوعہ قاہرہ طبع جدید)

ترجمہ:

اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم انتقال فرما گئے۔ تو میں عائشہ سے
شادی کروں گا۔ کیونکہ وہ میری چچا زاد بہن ہے۔ مقاتل کہتے ہیں
کہ یہ بات کہنے والے طلحہ بن عبید اللہ ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس
کا کہنا ہے کہ یہ شخص اپنی اس تمنا پر نادم ہوا۔ اور اس ندامت کی
وجہ سے پایادہ مکہ میں حاضر ہوا۔ اور دس گھوڑے غازیوں کے
لے وقت کر دیئے۔ اور ایک غلام آزاد کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس
کا یہ کفارہ منظور کر لیا۔

کس قدر واضح بات ہے۔ کہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ اپنی اس تمنا پر
نادم ہوئے۔ اور اس غلط تمنا پر (جو بعد میں غلط معلوم ہوئی) دس گھوڑے
اور ایک غلام فی سبیل اللہ عطا کر دیئے۔ ابن عباس ان کی توبہ کی یا ان کے ہریم
کی قبولیت کی گواہی دیں۔ اور بخفی اس تمنا پر انہیں عشرہ مبشرہ میں داخل ہوتے
دیکھ کر مترا جائے۔ اور انہیں جنتی ہونے کا اسے شدید دکھ کھاتا جائے۔

جواب دوم:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
وصال کے بعد شادی کی تمنا کیا بالاتفاق حضرت طلحہ نے کی تھی۔ اسی تفسیر

قرطبی میں اس کے خلاف یہ مذکور ہے۔ کہ یہ تمنا کرنے والا ایک "منافق" تھا۔
ثبوت ملاحظہ ہو۔

تفسیر قرطبی:

قلت وكذا حكى النحاس عن معمر بن طلحة
ولا يصح قال ابن عطية الله در ابن عباس وهذا
عندي لا يصح علي طلحة بن عبيد الله قال
شيخنا الامام ابو العباس وقد حكى هذا القول
عن بعض فضلاء الصحابة وحاشا من مثله
والكذب في نقله وانما يليق نقل هذا القول
بالمنافقين الجاهل يروى ان رجلا من المنافقين
قال حين تزوج رسول الله صلى الله عليه وسلم
ام سلمة بعد ابي سلمة وحقت به بعد خنيس بن
حذافه ما بال محمد يتزوج نساءنا والله
لو قد مات لاجلنا السهام على نساءه فتزلت
الاية في هذا فحرم الله نكاح ازواجه من
بعد وجعل لمن حكم الامعات وهذا من
خصائصة تميز الشرفه وتنبئها على مرتبة
صلى الله عليه وسلم۔

(تفسیر قرطبی جلد ۱۴ ص ۲۲۹ مطبوعہ قاہرہ)

(طبع جدید)

کے خصائص میں سے ہے۔ کیونکہ آپ کی شرافت کو ممتاز کرنے کی یہ صورت بنتی ہے۔ اور اس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت ہونے کی تنبیہ بھی موجود ہے۔

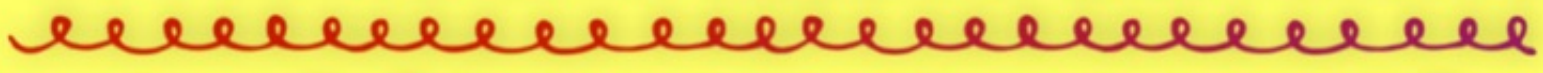
خلاصہ کلام:

نجفی اینڈ کمپنی نے ایٹری چوٹی کا زور لگایا۔ کہ کسی نہ کسی طرح صحابی رسول سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ پر الزام ثابت کر کے ان کے مقام و مرتبہ کو عوام کے سامنے گرایا جائے۔ اور عشرہ مبشرہ میں سے ان کو خارج کر کے دم لیا جائے۔ لیکن جب سے اللہ رکھے اُسے کون چکھے، کے مصداق چاند کی طرف تھوکنے والے کے اپنے منہ پر تھوک پڑتی ہے۔ اول تو یہ واقعہ حضرت طلحہ کے متعلق ہو ہی نہیں سکتا۔ جیسا کہ صاحب تفسیر قرطبی نے اپنے شیخ سے ذکر کیا۔ بلکہ کسی منافق اور صحابہ کے دشمن کا کام نظر آتا ہے۔ اور اگر بالفرض حضرت طلحہ نے تمنا کی بھی تھی۔ تو آیت حرمت نازل ہونے سے قبل تھی۔ جو گرفت سے پاک ہے۔ پھر اس کے باوجود اپنے اس پرندامت کا اظہار بھی فرمایا۔ ان تمام حقائق سے (جو تفسیر قرطبی کے اندر ہی موجود ہیں) چشم پوشی کرتے ہوئے سؤر کی طرح اپنے مطلب کی طرف سیدھا دوڑتے بانا کسی شریف آدمی کا کام نہیں ہوتا۔

دفاعتہ بر وایا اولی الابصار



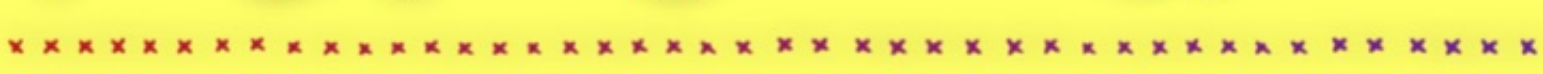
WWW.SUNNILIBRARY.COM



دفاع صحابہ ورد رافضیت



علماء اہل سنت کی تحقیقی کتب



فری ڈاؤن لوڈ



آن لائن پڑھیں۔

